مولانا محمد مغیرہ
خطیب جامع مسجد احرار چناب نگر

(دوسری قسط)

مرزا قادیانی......دجل و تلبیس کا امام

مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی سوائے دجل و تلبیس کے کچھ نہیں۔ مرزا اپنے دجل، تلبیس، کذب وریا اورفراڈ میں آخری درجے پر فائز ہے' جس کا احاطہ ممکن نہیں۔ تاہم دجل کے چند نمونے قارئین کی خدمت میں پیش کئے جارہے ہیں۔

قارئین! گزشتہ قسط میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مرزا کا دیانی نے جن تیس آیات کو وفات مسیح پر دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان میں ایک آیت سورۃ آل عمران کی آیت ۵۵ ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں:

﴿ یٰعِیْسٰیٓ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَه ﴾

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چند وعدے فرمائے ہیں اور اس کا پس منظر مختصر یہ ہے کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ وعدے فرمائے کہ اے عیسیٰ میں تجھ کو پورا پورا لے لوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تجھ کو کافروں سے پاک کردوں گا۔ اور تیرے تابعداروں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب اور فائق کردوں گا۔ اس آیت میں توفی کا لفظ موجود ہے۔ جس کے علماء نے اپنے اپنے طور پر تین معانی کیے ہیں۔

ایک اس کا اصلی معنیٰ پورا پورا لینا' دوسرا مجازی معنیٰ نیند جبکہ تیسرا معنیٰ موت ہے وہ بھی مجازی ہے۔ توفی کا حقیقی معنیٰ کیا جائے تو معنی مذکورہ ہوگا جو چند سطور پہلے لکھا گیا اور اگر توفی کا معنی نیند کیا جائے تو معنی اس طرح ہوگا کہ اے عیسیٰ میں تجھے نیند دوں گا اور (پھر اسی حالت میں) اپنی طرف تجھے اٹھا لوں گا (الی آخرہٖ)۔

ان مندرجہ دونوں معنی کرنے پر کسی قسم کا کوئی تردد نہیں البتہ تیسرا معنی توفی کا موت جب مراد لیا جائے کہ اس جگہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے موت کا معنی مراد لیا ہے تو ان چاروں وعدوں کے وقوع کی ترتیب اس طرح ہوگی:

﴿ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَه ﴾

تینوں وعدے پہلے وقوع پذیر ہوں گے۔ جبکہ متوفیک کے وعدہ کا وقوع ان کے نزول من السماء کے بعد ہوگا۔ اور یہ بات بھی ہماری اپنی نہیں ہے بلکہ جس شخصیت یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے متوفیک کا معنی موت کیا ہے وہی سیدنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿ انی متوفیک و رافعک الی یعنی رافعک الی ثم متوفیک فی آخر الزمان . ﴾

(تفسیر در منثور)

میں اٹھانے والا ہوں تجھے اپنی طرف پھر وفات موت دوں گا۔ آخر زمانہ میں اور یہ طریقہ تفسیر قرآن کو سمجھنے والے جانتے ہیں کہ قرآن مجید میں کئی باتوں کو ذکر اس طرح کیا جاتا ہے کہ ان میں بعض باتیں فی نفسہٖ وقوع کے اعتبار سے بعد میں ہوتی ہیں مگر ذکر پہلے موجود ہوتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے یہ آیت بالکل واضح ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ النساء (چھٹے پارہ) کی آیت ۱۶۳ میں کچھ انبیاء کے اسماء کا ذکر جس کی ترتیب قرآن مجید میں اس طرح ہے:

﴿وَاَوْحَیْنَـا اِلٰـی اِبْرٰاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ. ﴾

اس ترتیب قرآنی کو سامنے رکھا جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حضرت ایوب علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے پہلے بنتا ہے حالانکہ زمانہ جانتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حضور علیہ السلام یعنی ہمارے نبی ﷺ کے علاوہ باقی تمام انبیاء و رسل علیہ السلام کے بعد ہے۔ جبکہ ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس آیت میں ان انبیاء سے پہلے ہے۔ قرآن مجید میں ایسا کئی جگہوں پر ہے کہ کسی بات کا تذکرہ ایک بات سے پہلے ہے جبکہ اس کا وقوع بعد میں ہوتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ مگر مرزا قادیانی کا دجل ملاحظہ فرمائیں:

قرآن کریم کی آیت موصوفہ بالا میں ہر چہار فقرے ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے ہیں لیکن حال کے متعصب ملا جن کو یہودیوں کی طرز پر یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ کی عادت ہے اور مسیح ابن مریم کی حیات ثابت کرنے کے لیے بے طرح ہاتھ پیر مار رہے ہیں اور کلام الٰہی کی تحریف و تبدیل پر کمر باندھ لی ہے اور نہایت تکلف سے خدا تعالیٰ کی ان چار ترتیب وار فقروں میں دو فقروں کی ترتیب طبعی سے منکر ہو بیٹھے۔ (روحانی خزائن، جلد ۳ ص ۶۰۸)

ایک دوسری جگہ پر اپنے اس دجل کو اس طرح بیان کیا ہے:

''اب اس جگہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ پہلے لکھا اور رافعک بعد اس کے بیان فرمایا ہے جس سے ثابت ہوا کہ وفات پہلے ہوئی اور رفع بعد از وفات ہوا۔'' (روحانی خزائن، جلد ۳ ص ۳۳۰)

نیز لکھتے ہیں:

''کیونکہ قرآن کریم کے الفاظ جواہرات مرصع کی طرح اپنے اپنے محل پر چسپاں ہیں۔'' (روحانی خزائن، جلد ۳ ص ۶۱۲)

قارئین! مرزا کا ہر دجل اپنی مثال آپ ہے۔ ہر بات کرنے میں دھوکہ اور ہر بات پیش کرنے میں فراڈ۔ چونکہ

مرزا کادیانی کا اصرار ہے کہ سورۃ آل عمران کی آیت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ میں توفی کا معنی موت ہے اور پھر یہ کہ سیدنا ابن عباس بھی اس جگہ موت ہی معنی کر رہے ہیں تو مرزا کادیانی کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اور اس پر اپنے دجل کا کلہاڑا چلا دیا کہ آیت موصوفہ میں ہر چہار فقرے ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے ہیں چونکہ متوفیک پہلے لکھا اور رافعک بعد اس کے اس لیے وفات پہلے ہونا ضروری ہے پھر رفع ہو۔

قارئین کرام! پہلی بات یہ ہے کہ قرآن مجید چودہ صدی پہلے نازل ہوا اس وقت سے مرزا کادیانی تک اس آیت کا ترجمہ وتفسیر ہوتی چلی آئی۔ اگر مفسرین نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ترجمہ اس آیت میں موت کیا تو مفسرین نے ساتھ ہی لکھا کہ سیدنا ابن عباس اس جگہ عمل تقدیم وتاخیر کے قائل ہوئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع پہلے جب کہ موت نزول آخر زمانہ یعنی نزول من السماء کے بعد ہوگی لیکن مرزا قادیانی نے چونکہ دجل سے اپنا الو سیدھا کرنا تھا۔ اس لیے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی دوسری بات عمل تقدیم وتاخیر کا ذکر ہی نہیں کیا بلکہ اس عمل کو یہودیوں کی طرح تحریف کرنے کا مصداق قرار دیا۔ مگر لاعلم لوگ مرزا قادیانی کی ان مندرجہ مذکورہ عبارتوں کو سامنے رکھ کر کہنے لگے کہ جو کلمہ قرآن مجید میں جس ترتیب سے موجود ہے اسی ترتیب سے ان کا وقوع بھی ضروری ہے۔ ہم اس وقت کے مرزائی مربی حضرات سے درخواست کریں گے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اس جگہ توفی کا معنی موت کرنے کو جس طرح تم لوگ بیان کرتے ہو ایسے ہی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یہ کہنا کہ:

﴿ انی متوفیک ورافعک الی یعنی رافعک الی ثم متوفیک فی آخر الزمان ﴾ (تفسیر درمنثور)

بھی اپنی جماعت کے لوگوں کو بتاؤ اور اپنی آخرت خراب نہ کرو لیکن محسوس ایسے ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا پڑھا لکھا طبقہ بھی اس بات پر آمادہ اور تیار نہیں کہ اسی میں ان کی دنیاوی عافیت ہے، قیامت تو کسی نے دیکھی نہیں۔

﴿ جاری ہے ﴾